بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۳۰ شعبان ۱۳۸۸ھ | ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش | ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء | نمبر ۲۴۴

اخبارِ احمدیہ

105

۰ ربوہ ۲۹ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں ۔

۰ ربوہ ۲۹ اخاء ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ دو دنوں میں شدید ضعف کی وجہ سے بہت ناساز رہی ۔ آج صبح طبیعت نسبتاً بہتر ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے ۔ آمین اللّٰھم آمین

۰ لاہور محترم جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی طویل عرصہ سے گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہیں ۔ کمزوری بہت ہے ۔ اس لئے تا حال اپریشن نہیں ہوا ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترم شیخ صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں تین روز جاری رہنے کے بعد

انصار اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب

دن رات جاری رہنے والا ذکر الٰہی، ذکر حبیبؐ کی پُر کیف مجالس، صحابہ مسیح موعودؑ کے سیرت و کردار کی وجد آفریں جھلک

اجتماع میں ۳۵۵ مجالس کے ۷۳۰ نمائندگان، ۱۵۷۳ اراکین، اور ۲۰۵۷ زائرین کی شرکت

ربوہ ۔ انصار اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول اور روحانیت سے معمور فضا میں مسلسل تین روز (۲۵، ۲۶، ۲۷ اخاء ۱۳۴۷ ہش مطابق ۲۵، ۲۶، ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۸ء) جاری رہنے کے بعد ۲۷ اخاء بروز اتوار سوا بجے بعد دوپہر نہایت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا ۔ یہ اجتماع بھی اپنی عظیم الشان برکات کی وجہ سے اس میں شامل ہونے والے ہزاروں خوش نصیب انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیاد ایمان و عرفان کا موجب ہوا اور وہ روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر اور اپنے دلوں میں خدمتِ اسلام کا ایک نیا جوش اور نیا ولولہ لے کر اپنے گھروں کو واپس لوٹے ۔

شرکت کرنے والی مجالس انصار اللہ

پھر اس لحاظ سے بھی یہ اجتماع نہایت کامیاب ثابت ہوا کہ بحمد اللہ گزشتہ سال کی نسبت زیادہ مجالس نے اپنے نمائندے اور اراکین اس میں شمولیت کے لئے بھجوائے اور وہ بفضلہ تعالیٰ آئے بھی ۔ پہلے سے بڑھ کر تعداد میں ۔ امسال مشرقی اور مغربی پاکستان کی ۳۵۵ مجالس کے ۷۳۰ نمائندوں ۱۵۷۳ اراکین اور ۲۰۵۷ زائرین نے شرکت کی جبکہ گزشتہ سال ۳۲۲ مجالس کے ۶۵۲ نمائندگان ۱۵۶۲ اراکین اور ۱۹۴۰ زائرین شریک ہوئے تھے ۔ اس لحاظ سے امسال شرکت کرنے والی مجالس کی تعداد میں ۳۳ مجالس کا، نمائندگان میں ۷۸ کا، اراکین میں ۱۱ کا، اور زائرین میں ۱۱۷ کا اضافہ ہوا ۔ اس طرح مجموعی طور پر امسال ۴۳۶۰ احباب اجتماع کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوئے ۔

علوم سماوی سے جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف

ان ہزاروں خوش نصیب احباب کو اجتماع کی سب سے عظیم الشان برکت کے طور پر اپنے جان و دل سے عزیز آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حقائق و معارف سے پُر افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے اور علوم سماوی سے اپنی جھولیاں بھرنے کا خصوصی شرف حاصل ہوا ۔ بالخصوص اختتامی خطاب میں جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا ۔ حضور ایدہ اللہ نے جب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ایک نئے زاویۂ نگاہ سے آیت استخلاف کی نہایت پُر معارف تفسیر بیان فرمائی اور اس ضمن میں خلافت راشدہ اور مجددیت کی اقسام اور ان کے باہمی تعلق کو مسحور کن انداز میں واضح فرمایا تو احباب پر وجد کی سی کیفیت طاری ہو گئی ۔ بالخصوص حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ تحریر پڑھ کر سنائی جس میں حضور علیہ السلام نے اپنے متعلق فرمایا ہے کہ حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اور پیروی کی برکت سے آپ صدی ہی کے مجدد نہیں بلکہ مجدد الف آخر بھی ہیں اور آپ کو خدا نے آئندہ صدی کے سر پر ظاہر ہونے والے کسی اور مجدد سے ظاہر نہیں ہونا البتہ خلافت راشدہ کی تجلی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

ربوہ میں یوم انقلاب کی دسویں سالگرہ پورے اہتمام سے منائی گئی

۲۷ مساجد میں اجتماعی دعائیں ۔ پرچم کشائی اور اہم عمارتوں پر چراغاں

ربوہ ۔ مورخہ ۲۷ اکتوبر کو یہاں یوم انقلاب کی دسویں سالگرہ پورے اہتمام سے منائی گئی ۔ اس روز نماز فجر کے بعد شہر کی ۲۷ مساجد میں شکرانہ کے طور پر اجتماعی دعا کا اہتمام ہوا جس میں پاکستان کی روز افزوں مضبوطی، استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے نیز صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں اور دیگر سربراہان حکومت کی صحت و سلامتی درازی عمر اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی راہ نمائی اور تائید و نصرت کے لئے دعائیں مانگی گئیں طلوع آفتاب کے معاً بعد ٹاؤن کمیٹی، دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفاتر

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش

اجتماعات کی برکات

جن دوستوں کو گزشتہ مرکزی اجتماعوں میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ بڑے خوش نصیب ہیں بحیثیت مجموعی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تمام اجتماعات بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگئے ہیں اور پہلے سے تعداد اور کیفیت کے لحاظ سے نہایت کامیاب رہے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ جن دوستوں کو ان اجتماعات سے جذب سعادت اور کسب ثواب کی توفیق ملی ہے۔ وہ ضرور اپنے آپ کو پہلے کی نسبت فرائض کی سرانجام دہی میں زیادہ سے زیادہ اہل اور زیادہ فیض رساں بن کر اپنے گھروں کو لوٹے ہیں۔

دوست جانتے ہیں کہ اجتماعات کے انعقاد کا فلسفہ کیا ہے۔ خاصکر ہمارے اجتماعات جو دوستوں کی روحانی اور دینی تعلیم وتربیت کی غرض سے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان اجتماعات کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ دوست جب واپس جائیں تو وہ سراسر بدلے ہوئے ہوں۔ وہ اپنے جماعتی فرائض کی سرانجام دہی کے لئے پہلے سے زیادہ مستعد پہلے سے زیادہ پرعزم اور پہلے سے زیادہ موثر ثابت ہوں اور جس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کھڑا کیا ہے اس کو زیادہ انہماک زیادہ توجہ اور زیادہ محنت سے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور اس گاڑی کو آگے سے آگے دھکیلتے چلے جائیں نہ صرف خود بلکہ وہ دوسروں کے لئے بھی نمونہ بن جائیں۔ اپنوں اور بیگانوں کے لئے مثالی کردار کا مظاہرہ کرنے کے قابل ہو جائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی منشاء جلد از جلد پوری ہو۔ اور ہم اس منزل مقصود کے قریب تر ہوتے چلے جائیں جو اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہے۔

یہ منزل ان اخلاق کے اپنانے سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور سنت کی صورت میں ہم تک پہنچائی ہے۔ یہی وہ طریق کار ہے جس کو اختیار کرکے ہم عظیم مقصد کو حاصل کرسکتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے منزلِ مقصود کی صاف صاف نشاندہی کی ہے۔ وہاں اس نے ہمیں وہ روشن صراط مستقیم بھی دکھائی ہے۔ جس پر چل کر ہم اس منزل کو پاسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بار بار اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور شروع ہی میں مختصر الفاظ میں اس کا ذکر فرمایا ہے۔ جو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور خلقِ خدا کے حقوق بجالائیں۔ جس کو اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کے الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کے معنی ہیں کہ ہم اپنا دامن ایک طرف اللہ تعالیٰ سے ملائیں اور دوسری طرف خلقِ خدا تک پھیلا دیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حقوق العباد کی ادائیگی ان دو ہی انسان کے لئے تمام مکارم اخلاق آجاتے ہیں۔ جو انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں قدم مارے گا وہی حقوق العباد کی ادائیگی میں پیش پیش ہوگا۔ یعنی جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہوتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ حسن و احسان سے پیش آتا ہے اور جو انسان اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے حسن واحسان سے پیش آتا ہے وہی اللہ تعالیٰ کا بھی عبادت گزار ہوتا ہے۔ اس لئے یہ دونوں حقوق ایک کل کے ایسے اجزا ہیں کہ ایک کے بغیر دوسرے کا وجود قائم نہیں ہو سکتا۔

یہی تعلیم وتربیت ہے جو دوستوں کو ان اجتماعات میں حاصل ہوتی ہے۔ ۲۴

۲۴ تاکہ ایک طرف ہم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندے بن جائیں اور دوسری طرف اس کی مخلوق کے خدمت گزار۔ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ میں بھی خدمتِ خلق خدا کا اصول بیان کیا گیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے خدمتِ مخلوق کی تفصیل معروف اور نہی کے الفاظ میں بتائی ہے۔ یعنی ہم نہ صرف دوسروں کے ساتھ برا سلوک کرنے سے باز آئیں بلکہ مثبت طور پر ان کے ممد ومعاون ہوں۔ نہ صرف مخلوقِ خدا کے حقوق نہ تلف کریں۔ بلکہ ان کے ساتھ حسن واحسان سے پیش آئیں۔

احادیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاقِ سیّئہ

عَنْ زِیَادِ بْنِ عِلَاقَۃَ عَنْ عَمِّہٖ وَھُوَ قُطْبَۃُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ الْاَخْلَاقِ وَ الْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَآءِ

(ترمذی کتاب الدعوات)

ترجمہ۔ حضرت زیادؓ اپنے چچا قطبہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔ اے میرے اللہ! میں برے اخلاق اور برے اعمال سے اور بری خواہشات سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

قطعات

صورتِ کیمیا گراں ہونا
قطرۂ بحرِ بیکراں ہونا
ہے یہ تنویرِ زندگی کا عروج
مرنا جی اُٹھنا۔ جاوداں ہونا

تاجر ہمیں ہیں رونقِ بازار ہمیں ہیں
جنسِ وفا کے صرف خریدار ہمیں ہیں
خوشبو ہمیں سے پھیل رہی ہے جہان میں
گلزار ہمیں طبلۂ عطار ہمیں ہیں

تنویر

106

ہمارا سب سے بڑا کام اپنی اور اپنی اولاد کی تربیت اور اسلامی تہذیب و تمدّن کا قیام ہے

تقریر حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

(قسط نمبر ۲)

بڑوں اور چھوٹوں کے تعلقات بھی قرآنی تہذیب کا ایک ضروری حصّہ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا۔ (ترمذی)

یعنی جو بڑا ہو کر چھوٹوں سے شفقت نہ کرے اور چھوٹا ہو کر بڑوں کا ادب نہ کرے وہ ہمارے طریق پر چلنے والا نہیں۔ کتنی پُرحکمت اور نئی پرانی نسل میں مودّت پیدا کرنے والی تعلیم ہے۔ مغربی تہذیب پر نظر ڈالیں بظاہر جھلمل جھلمل کرتی تہذیب لیکن اندر شگاف پڑے ہوئے۔ چھوٹے سمجھتے ہیں ہم ہی عقلمند ہیں ہمیں اپنے بڑوں کی عزّت کی کیا ضرورت اور ان کا کہنا ماننے سے کیا واسطہ؟ بڑے سمجھتے ہیں کہ بچّے اب جوان ہو گئے خود کھائیں کمائیں اپنی حرکات کے خود ذمّہ دار ہیں انہیں سمجھانے کی کیا ضرورت۔ اسلام نے دونوں کو ہی توجّہ دلائی ہے بڑوں کی عزت کرو ان کے احکام تمہارے لئے واجب التعمیل ہیں۔ بڑوں کو چھوٹوں کی تربیت اور اصلاح کا ذمّہ دار ٹھہرایا۔

معاشرہ میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ایک لڑکے یا لڑکی کا رشتہ کہیں ہو رہا ہو اور دوسرا گھرانہ اپنے گھر کا پیغام دے کر یا امید بندھوا کر پہلے رشتہ میں روک پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اسلام کا حکم ہے کہ نکاح پر نکاح کی درخواست نہ بھیجو یعنی جب تک پہلی جگہ جہاں رشتہ ہو رہا ہو اس کا قطعی فیصلہ نہ ہو جائے کوئی اور رشتہ نہ بھیجے۔ بظاہر معمولی لیکن انتہائی امن کا ماحول پیدا کرنے والا حکم ہے جو معاشرہ کو ایک با امن اور پُرسکون فضا عطا کرتا ہے۔ اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ہر گھرانہ مطمئن رہ سکتا ہے کہ ہمارے رشتوں میں روک نہیں پڑے گی۔

مثالی معاشرہ یا بالفاظ دیگر اسلامی معاشرہ کی خوشحالی اور زندگی کے لئے اسلام نے چند قوانین بھی مقرر فرمائے ہیں جن میں سے سب سے پہلا قانون یہ ہے کہ ہر شخص محنت کر کے کھائے۔ گو بظاہر تو یہ قانون مرد پر حاوی ہوتا ہے کیونکہ مرد ہی عورت کے نان و نفقہ کا ذمّہ دار ہے۔ لیکن کبھی دفعہ ایسی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے کہ عورت بیوہ ہے مرد معذور ہے اس صورت میں عورت بھی اس قانون کے ماتحت آ جاتی ہے کہ اس کا کام بھی اگر وہ معذور نہیں تو محنت کرنا ہے۔ گو مرد اور عورتوں کے کاموں کی نوعیت میں فرق ہوگا حضرت زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے جو شخص رسّی لے کر جنگل میں جاتا ہے اور وہاں سے لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بازار میں آتا ہے اور اسے بیچتا ہے اور اس طرح اپنا گزارہ چلاتا ہے اور اپنی آبرو اور خودداری پر حرف نہیں آنے دیتا وہ بہت ہی معزز ہے اور اس کا یہ طرزِ عمل لوگوں سے بھیک مانگنے سے ہزار درجہ بہتر ہے نہ معلوم وہ لوگ اس کے مانگنے پر اسے کچھ دیں یا نہ دیں۔“ (بخاری کتاب الزکوٰۃ)

محنت کی کمائی سے کھانے کا جذبہ نوجوانوں میں پیدا کرنا ان کی ماؤں کا کام ہے۔ میں نے بسا اوقات ماؤں کو جب ان کے بچّے بیکار بیٹھے ہوں یہ کہتے سُنا ہے کہ کیا کریں کوئی مناسب کام نہیں ملتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیں اپنی اولاد کو سُناتے رہنا چاہیئے کہ بیکار بیٹھنے اور سوال کرنے سے ہزارہا درجہ بہتر ہے کہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر فروخت کرے یا ہاتھ کی محنت سے کوئی اور کام کرے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے سے بڑی سختی سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ”تین آدمیوں کے سوا کسی کے لئے مانگنا جائز نہیں ایک وہ آدمی جس نے کسی مصیبت زدہ کی ذمّہ داری اٹھائی ہے اسے مانگنے کی اجازت ہے تاکہ وہ اس ذمّہ داری کو پورا کر سکے۔ دوسرے وہ جس پر کوئی مصیبت آ پڑے جس نے اس کے مال کو تباہ و برباد کر دیا ہو اس کے لئے بھی سوال کرنا جائز ہے تاکہ بقدر کفایت اپنا گزارہ چلا سکے۔ تیسرے وہ جس پر فاقہ کی نوبت آ گئی ہو اور محلّہ کے تین سمجھدار اور معتبر آدمی اس بات کی تصدیق کریں کہ وہ بھوکوں مر رہا ہے اس کے لئے بھی مانگنا جائز ہے تاکہ وہ گزر اوقات کر سکے۔ ایسے ضرورت مندوں کے علاوہ کسی کا مانگنا اللہ تعالےٰ کی ناراضگی مول لینا ہے (مسلم کتاب الزکوٰۃ)

اگر احمدی اور خصوصاً مستورات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر عمل کریں سوال کرنے سے حتی الوسع بچیں تو ان میں عزّتِ نفس پیدا ہو گی محنت کی عادت پڑے گی۔ حلال رزق کمانے کی طرف توجہ ہو گی۔ کفایت شعاری کی عادت پیدا ہو گی کیونکہ پسینہ کی کمائی سے جو روٹی کماتا ہے وہ اسراف نہیں کر سکتا۔ سوال کرنے کی عادت قومی طور پر کام چور بنا دیتی ہے۔ محنت کی عادت جاتی رہتی ہے تن آسانی پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ مانگ مانگ کر ضروریات پوری ہوتی رہتی ہیں۔ ہم احمدیوں کو ہر وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو مدِّنظر رکھنا چاہیئے اور قومی سطح پر محنت کرنے کے معیار کو بلند کرنا چاہیئے۔

اسلامی معاشرہ کا ایک فرد ہونے کے لحاظ سے ہر مسلمان مرد اور عورت کا فرض ہے کہ مرد جب کسی مرد سے ملے اور عورت کسی عورت سے ملے تو خواہ وہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو السّلام علیکم کہے بحیثیت معاشرہ کے ایک فرد ہونے کے اسلام نے بیمار کی عیادت فرض قرار دی ہے لیکن جہاں مسلمانوں کو ایک دوسرے سے ملنے۔ محبت کے تعلقات رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ گھر میں جانے سے قبل اجازت لو۔ پہلے السّلام علیکم کہو اگر گھر میں رہنے والے کہیں کہ اس وقت نہیں مل سکتے تو پیشانی پر بل آئے بغیر واپس چلے جاؤ۔ ایسے وقتوں میں کسی کے گھر نہ جاؤ جو گھر والوں کا بے تکلفی اور آرام کا وقت ہوتا ہے مثلاً دوپہر رات یا بہت صبح۔

پھر اسلامی معاشرہ کے ایک فرد ہونے کی حیثیت سے اس پر اپنے معاشرہ کو با امن رکھنے کی ذمّہ داری عائد ہوتی ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی کے سامنے کوئی شخص کسی اور کے خلاف بات کرے تو وہ اس شخص کو جس کے متعلق بات کہی گئی ہو کبھی نہ پہنچائے۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کہنے والے نے ایک تیر مارا جو لگا نہیں لیکن جس نے بات پہنچائی اس نے زمین پر گرا ہوا تیر اٹھا کر اس شخص کے سینہ میں بھونک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے بُرائی کی اشاعت کرنے سے منع فرمایا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ معاشرہ میں کوئی خرابی نظر آئے تو ذمّہ دار ہستیوں تک پہنچاؤ۔ ہر کس و ناکس سے بات کرنا تمہارا کام نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔

(سورہ نساء آیت ۸۴)

(ترجمہ) اور جب بھی ان کے پاس امن کی یا خوف کی کوئی بات پہنچتی ہے تو وہ اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسے رسول کی طرف اور اپنے حکّام کی طرف لے جاتے تو ان میں سے جو لوگ اس یعنی مقررہ بات کی اصلیّت کو معلوم کر لیا کرتے ہیں اس کی حقیقت کو پا لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو سوائے چند ایک کے باقی لوگ شیطان کے پیچھے چل پڑتے (تفسیر صغیر)۔

ہماری احمدی بہنوں کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہمیشہ ذہن نشین رکھنا چاہیئے اور کسی قسم کی کوئی افواہ ہو یا معاشرہ کی کوئی خرابی نظر آئے اس کے متعلق صرف ذمّہ دار ہستیوں بلکہ اس آیت کے مطابق اولی الامر کو یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ یا آپ کے مقرر کردہ امراء کی خدمت میں ہی لکھنا چاہیئے۔

اسلامی تہذیب کا ایک ضروری امر ہر مسلمان مرد اور عورت کا با وقار رہنا ہے خواہ لباس کے لحاظ سے ہو یا عادات کے یا چال ڈھال کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود

علیہ السلام نے اپنی اولاد کے لئے جو دعائیں مانگی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے ؎

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں

ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہر لحاظ سے باوقار ہوں کہ یہی ایک مسلمان کی شان ہے۔

پھر ایک مسلمان شہری کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ راستہ یا لوگوں کے جمع ہونے کی جگہوں میں گند نہ پھینکے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی جگہ غلاظت پھینکتا ہے جہاں لوگ راستہ چلتے یا آرام کے لئے بیٹھتے ہوں اس پر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نازل ہوتی ہے۔ ہماری بہنوں کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد معلوم ہونے کے بعد بہت ہی خوف کا مقام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو راستہ میں سے کانٹے ہٹانے کو بھی ایمان کا حصّہ قرار دیا ہے مگر جلسہ سالانہ اور بڑے اجتماعوں کے موقع پر جو ہمارے راستوں کا حشر ہوتا ہے اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں بہنیں خود ہی جانتی ہیں۔

آپس میں اخوّت اور محبّت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجلسوں کے متعلق بھی احکام بیان فرمائے ہیں جن میں سے سب سے پہلا دعوتوں کے متعلق ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی بلائے تو اسکی دعوت بلا کسی معقول عذر کے ضرور قبول کرو کیونکہ دعوت محبّت کی زیادتی کے لئے ہوتی ہے لیکن جسے بلایا جائے صرف وہی جائے کبھی بغیر بلائے نہ خود جاؤ نہ کسی کو ساتھ لیکر جاؤ۔ کسی مجلس میں کوئی تُو دار چیز کھا کر نہ جاؤ تا دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ مجلس میں کشادہ حلقہ بنا کر بیٹھو۔ ایک دوسرے کے اوپر سے نہ پھلانگو۔ کسی کو متعدی مرض ہو تو ان دنوں میں وہ جمعہ یا جلسوں یا مجالس میں شرکت نہ کرے ورنہ شہر میں بیماری پھیلنے کا خطرہ ہے مجلس میں کوئی بات کرنے یا تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہو تو اس کی بات توجہ سے سُنیں دورانِ تقریر شور نہ مچائیں خواہ وہ طبیعت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ جانے کی ضرورت پیش آئے تو صدرِ مجلس سے اجازت لے کر جائیں۔ مجلس میں تین آدمی ہوں تو دو آدمی کبھی اس رنگ میں بات نہ کریں کہ تیسرا شخص سمجھے کہ میرے متعلق بات کی جا رہی ہے۔

یہ باتیں بظاہر چھوٹی چھوٹی لیکن بڑی پُر حکمت ہیں۔ آپ میں سے اکثر کو ان باتوں کا علم بھی ہوگا لیکن یہ حقیقت ہے کہ ان میں سے پچاس فیصدی پر بھی عمل نہیں ہوتا۔ یہ نقشہ ہے اسلامی تہذیب کا۔ یہ نقشہ ہونا چاہیئے احمدیہ معاشرہ کا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ ہمارے سامنے رکھا ہے قرآن سے ہی اخذ کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر ہی عمل کرنے کی طرف توجّہ دلائی ہے۔

تمدّن کا تعلق قومی پاکیزگی سے ہے جس کی کسی قدر تفصیل اور وہ اصول جن پر عمل کرنے سے قوم کا پاکیزگی کا معیار بلند ہوتا ہے بیان کر آئی ہوں۔ لیکن اخلاق کا تعلق افراد کی پاکیزگی سے ہے۔ افراد میں پاکیزگی کا معیار بلند ہونا بہت ہی ضروری ہے معاشرہ افراد کے مجموعہ کا نام ہے جب افراد کی پاکیزگی کا معیار بلند ہوگا تو قوم کا معیارِ اخلاق خودبخود اعلےٰ سطح پر آ جائے گا۔

اخلاق نام ہے انسانی طبعی تقاضوں کو عقل اور مصلحت کے مطابق استعمال کرنیکا یہی چیز اسے دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتی ہے انہی تقاضوں کا غلط استعمال بدی یا گناہ کہلاتا ہے۔ بدی اور گناہ کے پیدا ہونے کی سب سے بڑی وجہ عدمِ علم اور عدمِ معرفت ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

اَلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ
السُّوْٓءَ بِجَھَالَۃٍ۔

(نساء)

جو لوگ بدی کے مرتکب ہوتے ہیں اس کی اصل وجہ جہالت ہے یعنی اللہ تعالےٰ کی صحیح معرفت کا نہ ہونا اور شریعت کے احکام کا صحیح علم نہ ہونا ورنہ جان بوجھ کر سوچتے سمجھتے ہوئے کوئی انسان زہر نہیں کھایا کرتا۔ پس اصل اخلاق یہی ہیں کہ ذاتِ باری کی صفات کی معرفت حاصل کی جائے اور ان صفات کو اپنے دائرہ کے اندر پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مضمون اپنے لیکچر "تعلق باللہ" میں بڑے لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ ربّ ہے اپنے دائرہ میں گھر والیاں۔ بچّوں اور عورتوں کی تربیت کر کے آپ ان صفات کی ایک جھلک اپنے میں پیدا کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ المحیی ہے روحانی زندگی قوم میں پیدا کر کے اپنے آپ کو اس صفت کا ایک حد تک مظہر ثابت کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ غفور ہے ستّار ہے رحیم ہے ہر صفت کا اپنے محدود دائرۂ عمل میں مظہر بننا ہر انسان کا کام ہے (بہنوں کو چاہیئے کہ یہ کتاب ضرور پڑھیں)۔

ایک اصول اخلاق کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ اسلام نے اخلاقِ ظاہری کو ہی تسلیم نہیں کیا بلکہ دل کے جذبات اور نیتوں کو بھی اخلاق کا حصّہ قرار دیا ہے اور ان کے مطابق سزا و جزا کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ
مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ

(سورہ انعام)

بدی کے قریب تک نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہو یا مخفی۔ مخفی بدی کا یہی مطلب ہے کہ اس بدی کا ارتکاب جوارح نہیں بلکہ دل کر رہا ہے۔ ظاہری نظروں سے دُنیا کو وہ نظر نہیں آتیں سوائے اس کے کہ خود انسان اپنے جُرم کا اعتراف کرے۔ اسی طرح قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ
اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْہُ
یُحَاسِبْکُمْ بِہِ اللّٰہُ۔

(بقرہ)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے محاسبہ صرف ظاہری اعمال پر ہی نہیں ہوگا بلکہ دلی خیالات پر بھی ہوگا۔ اسی مضمون کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

کے الفاظ میں ادا فرمایا ہے کہ اعمال کی جزا سزا کا انحصار نیتوں پر ہے۔

کسی انسان میں سوائے جس کی اللہ تعالیٰ خاص مدد کرے یہ طاقت نہیں کہ وہ ایک دم بُرائیاں چھوڑ دے اور یکدم نیکیاں کرنی شروع کر دے اس لئے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ایک اصول بیان فرمایا ہے

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ
السَّیِّاٰتِ۔

انسان کمزور ہے خواہش رکھتے ہوئے بھی اس سے بُرائیاں سرزد ہوں گی کچھ دانستہ کچھ نادانستہ لیکن اگر انسان نیکیوں کا پلڑا بھاری رکھنے کی کوشش کرتا رہے تو آہستہ آہستہ اس کی نیکیوں کا توازن بدیوں پر غالب آ جاتا ہے۔

فلسفۂ اخلاق کے متعلق یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ دوسرے مذاہب نے اخلاق کو صرف دوسروں تک وسیع رکھا ہے لیکن اسلام نے خود انسان کے اپنے نفس کو بھی اس دائرہ میں شامل کیا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقٌّ

اے انسان! صرف دوسروں کے حقوق کی ادائیگی ہی تجھ پر واجب نہیں تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے۔ نفس کے حقوق کیا ہیں؟ اپنی صحت۔ اپنے کھانے اور پینے کا خیال رکھنا۔ سردی اور گرمی سے محفوظ رکھنا۔ لیکن صرف ظاہری خیال نہیں بلکہ روحانیت کی ترقی کا خیال رکھنا بھی ہر مسلمان کے ذمّہ ہے انسان کو ہر وقت جائزہ لیتے رہنا چاہیئے کہ میرا قدم نیکیوں کی طرف بڑھ رہا ہے یا بدیوں کی طرف۔ میری روحانیت ترقی کر رہی ہے یا تنزّل کی طرف جا رہی ہے۔ پس نفس کی جسمانی اور روحانی تربیت دونوں ہی حقِ نفس میں آ جاتی ہیں اور اسلام کی اخلاقی برتری دیگر مذاہب پر ثابت کرنے کے لئے اسلام کی اخلاقی تعلیم کا یہ بہت ہی بڑا اور درخشاں پہلو ہے۔

اپنے نفس کے بعد دوسروں سے سلوک کے معاملہ کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ ہر انسان کا دل دو قسم کے جذبات سے خالی نہیں۔ نفرت اور محبّت لیکن یہی دونوں جذبے جب عقل اور مذہب کے ماتحت آ جائیں تو اخلاق بن جاتے ہیں۔ محبّت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قاعدہ کلیہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے:۔

قُلْ اِنْ کَانَ اٰبَآؤُکُمْ وَ
اَبْنَآؤُکُمْ وَاِخْوَانُکُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ
وَعَشِیْرَتُکُمْ وَاَمْوَالُ نِ
اقْتَرَفْتُمُوْھَا وَتِجَارَۃٌ تَخْشَوْنَ
کَسَادَھَا وَمَسٰکِنُ تَرْضَوْنَھَآ
اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ
وَجِھَادٍ فِیْ سَبِیْلِہٖ فَتَرَبَّصُوْا
حَتّٰی یَاْتِیَ اللّٰہُ بِاَمْرِہٖ وَاللّٰہُ
لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ۔

(سورہ توبہ)

اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ ماں باپ۔ رشتہ داروں خاوندوں۔ بچّوں۔ دوستوں۔ گھر اپنے مال و متاع سے محبّت نہ کرو۔ قرآن مجید کی دوسری آیات ہیں ان سب سے محبّت کرنے اور ان کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا گیا ہے۔ ہر ایک چیز سے محبّت ایک فطری جذبہ ہے لیکن اس آیت میں یہ نکتہ بیان کیا گیا ہے کہ ہر ایک کی محبّت اسکے رُتبہ کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ سے محبّت اسکی شان کے مطابق کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت آپؐ کے مقام کے مطابق کرو۔ دین کے لئے قربانی اس کی اہمیّت کے مطابق دو۔ اور پھر ان کے ساتھ ساتھ اپنے عزیز و اقرباء، وطن سب سے ہی محبّت کرو۔ صرف یہ خیال مدّنظر رہے کہ ان کی محبّت اللہ تعالیٰ کی محبّت سے نہ ٹکرائے۔ ان کی محبّت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت سے نہ ٹکرائے۔ ان کی محبّت دین کی محبّت سے نہ ٹکرائے۔ ان کی محبّت دین کے لئے قربانی دینے میں حارج نہ ہو۔ پھر خود اہل و عیال کی محبّت ان کی اصلاح میں حارج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ
وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ (سورہ تحریم)

اپنے نفس اور اپنے اہل وعیال کی محبت کا تقاضا ہی یہ ہے کہ تم اپنے آپ کو بدی سے محفوظ رکھو اور اپنے اہل و عیال کو بھی بدی سے بچاؤ جتنی زیادہ محبت بچوں سے ہو اتنا ہی زیادہ خیال ان کی نیک تربیت کا ہو۔ جتنی زیادہ محبت اپنے اہل وعیال سے ہو اتنا ہی ان کو دین کے لئے قربانی کے لئے تیار کرو۔ یہ معیار ہے اسلام میں محبت کا۔ اور اس معیار پر پورا اترنا ہر مسلمان عورت کا فرض ہے۔

نفرت بھی طبعی تقاضا ہے۔ مگر یہ تقاضا بھی عقل کے ماتحت رہے تو خلق کہلائیگا اسلام کی تعلیم اس سلسلہ میں کتنی اعلےٰ اور معاشرہ کو کسی قدر باامن بنانے والی ہے۔ کسی سے بے جا نفرت نہ کرو۔ کسی کے حالات کا تجسس نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ بدظنی نہ کرو۔ حسد نہ کرو۔ یہ وہ ساری برائیاں ہیں جن کی وجہ سے آپس کے تعلقات خراب ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے معاشرہ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر ان کو چھوڑ دیا جائے اور اسلام کی تعلیم پر عمل کیا جائے تو وہ معاشرہ جنت بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر نہ اکسائے کہ تم انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دو۔ یعنی اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی جب معاملہ کرنا ہو تو انصاف سے ہی کام لو۔ خواہ وہ تمہارا کتنا بڑا دشمن کیوں نہ ہو دوسری طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ (حجرات) کہ کفر اور نافرمانی اور حد سے گذر جانے کے متعلق تمہارے دلوں میں نفرت کے جذبات پیدا کئے ہیں۔ کتنا اعلیٰ اور خوبصورت فلسفہ ہے نفرت کا بھی۔ جو اسلام نے پیش فرمایا ہے۔ بڑے سے بڑے دشمن کو معاف فرماتے اور درگزر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ لیکن ساتھ ہی اطاعت نظام سے نکل جانے والے کے متعلق نفرت کے جذبات رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ کیونکہ جو خلیفۂ وقت یا حکام وقت یا امرائے سلسلہ کی نافرمانی کرتا ہے وہ درحقیقت نظام کی جڑیں کاٹ رہا ہوتا ہے۔ ذاتی دشمنی اور چیز ہے۔ لیکن نظام میں رہتے ہوئے نظام کے خلاف چلنے والے کی دوستی قرآنی تعلیم کے خلاف ہے اسلام کہتا ہے کہ بڑے سے بڑے آدمی سے بھی نفرت نہ کرو اس کی خیرخواہی کرو لیکن اس کی بدی کی حالت اور گناہ کے فعل سے نفرت کرو۔ یہی اصل خلق ہے۔

میری عزیز بہنو! یہ دنیا دار العمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے دلکشی کے سامان اس لئے پیدا کئے ہیں تا اس دنیا میں رہتے ہوئے ہم ثابت کر سکیں کہ ہمارے لئے سب سے زیادہ دلکشش اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے اور اس کی رضا پر چلنے میں ہے یا دنیا کی بظاہر حسین چیزوں کے حاصل کرنے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا (سورہ کہف آیت ۸) کہ ہم نے دنیا میں ہر قسم کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیزیں اس غرض سے پیدا کی ہیں تا کہ ہم دیکھیں کہ کون خوبصورت عمل کرتا ہے۔ کون اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنے میں پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کون اس نور سے فائدہ حاصل نہیں کرتا۔ بلکہ دنیا کی طرف گرتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کے کامل مظہر بن کر دنیا میں آئے تھے اور آپ کے نقش قدم پر چلنے سے ہی ہم اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے میں پیدا کر سکتے ہیں۔

ہمیں چاہیئے کہ ہر وقت اس کوشش میں لگیں رہیں کہ وہ اخلاق فاضلہ ہم میں پیدا ہوں جن کی تعلیم اپنے عملی نمونہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی اور وہی دن ہمارے لئے کامیابی کا دن اور ہماری تہذیب کو دنیا کے سامنے ایک مثالی تہذیب کے طور پر پیش کرنیکا دن ہوگا۔ جس دن ہمارا ہر فرد خواہ مرد ہو یا عورت لڑکا ہو یا لڑکی قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے مطابق زندگی بسر کرنے والا ہوگا۔ خدا کرے وہ دن جلد آئے جب ہر احمدی عورت کا کردار عین قرآن کے مطابق ہو اور اس کی گود سے ایسے مجاہدین اسلام پرورش پا کر جوان ہوں۔ جو نمونہ ہوں اپنی قربانیوں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کا جو نمونہ ہوں۔ حضرت عثمانؓ اور علیؓ کا جو نمونہ ہوں حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کا جو نمونہ ہو حضرت خالد بن ولید اور محمد بن قاسم کا۔ پس ضرورت ہے اور بہت بڑا کام ہے ممبرات لجنہ اماء اللہ کا کہ وہ تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں کہ اصل کام ہمارا یہی کام ہے اور باقی سب کام ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل عطا فرمائے۔ آمین اللّٰہم آمین۔

کام کریں اس یقین کے ساتھ کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر چلنا ہے۔ ورنہ دلوں میں تبدیلی پیدا کرنا تو صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور جس کام کا وہ ارادہ کرے وہ ٹل نہیں سکتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ نے جس تہذیب کے پھیلنے کا ارادہ فرمایا ہے اسے اب کوئی روک نہیں سکتا جیسے جب کوئی بڑا بھاری سیلاب آتا ہے تو اس کے آگے کوئی بند نہیں لگا سکتا۔ اسی طرح پر اللہ تعالیٰ کا ارادہ اس سیلاب سے بھی بڑھ کر زبردست کون ہے۔ جو اس کے آگے بند لگائے خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ دنیا میں سچی تہذیب اور روحانیت پھیلے اور یہ اس کے بالمقابل عیسائیت کے گندے خیالات پھیلانا چاہتے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ سے ان کی لڑائی ہے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا انجام کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جو ارادہ فرمایا ہے وہ ہو کر رہیگا۔ وہی خدا ہے جس نے زمین و آسمان بنایا ہے وہ چاہے تو نئے سرے سے اس زمین و آسمان کو بنا سکتا ہے اب اسی کا کام ہے کہ وہ دنیا پر اثر ڈالدے"۔

(الحکم جلد ۹ نمبر ۲۹ بحوالہ ملفوظات جلد ۷)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

حیدرآباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کے زیر اہتمام مورخہ ۱۱ر ستمبر بروز بدھ ۵ بجے شام سے ۷ بجے شام تک مکرم بابو عبدالغفار صاحب کے بنگلہ لطیف آباد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت کے فرائض مکرمہ پروفیسر دفینہ بیگم صاحبہ نے ادا فرمائے کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع کی گئی جو مکرمہ بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے فرمائی۔ نظم عزیزہ جمال آرا بنت مکرم ڈاکٹر عبدالسلام نے پڑھی۔ مکرمہ زہرہ بیگم صاحبہ ہیڈ ماسٹر مریم صدیقہ انگلش سکول نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی نگاہ میں" پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد شاہدہ سلمیٰ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نعتیہ منظوم کلام "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" خوش الحانی سے پڑھا۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق" پر تقریر فرمائی اور بیگم صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب نے نعتیہ نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ آخر میں محترم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی جامع تقریر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود کی اہمیت بیان کی اور حضور کا اعلیٰ و ارفع مقام۔ حضور کے عورتوں پر عظیم الشان احسانات اور حضور کی تعلیم اور تربیت کے فیض سے صحابیات کی بے نظیر قربانیوں پر روشنی ڈالی۔ تقریر کے دوران آپ نے موجودہ دور میں اسلامی تعلیم اور روایات کو قائم کرنے کے لئے موثر رنگ میں تلقین فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد اجتماعی دعا کی گئی اور یہ مبارک جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ میں غیر از جماعت مستورات کافی تعداد میں شریک ہوئیں۔ آخر میں جملہ حاضرات کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

(صدر لجنہ اماء اللہ۔ حیدرآباد)

درخواست دعا:- مکرم ماسٹر محمد دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرہ کے معدہ کا اپریشن مورخہ ۱۹/۹/۶۸ میوہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہ اپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفاء عاجل فرمادے۔ آمین۔

(شیخ محمد یوسف گوئل منشی محلہ لائلپور)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی

سو فیصدی ادائیگی کرنے والے احباب جماعت احمدیہ کوئٹہ

مکرم قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن جماعت احمدیہ کوئٹہ نے اپنی جماعت کے اُن احباب کی فہرست بھجوائی ہے۔ جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں اپنے موعودہ عطایا کی کامل ادائیگی کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انہیں اپنی دینی و دنیوی برکات سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

نمبر شمار	اسماء معطیان	ادائیگی
۱ -	مکرم خلیفہ عبد الرحمان صاحب	.. — ۳۰۰۰
۲ -	" ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب مرحوم	
۳ -	" محترمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	.. — ۱۰۰۰
۴ -	" مبین الحق خان صاحب پسر "	
۵ -	بچگان ڈاکٹر صاحب مرحوم	
۶ -	" ڈاکٹر عبد الحمید خان صاحب	.. — ۳۰۰
۷ -	" مرزا عبد الرشید صاحب	.. — ۱۰۰
۸ -	" سید محمد یعقوب شاہ صاحب	.. — ۱۰۰
۹ -	" ملک نشاد احمد صاحب	.. — ۱۰۰
۱۰ -	" شیخ بشیر احمد صاحب سکھری	.. — ۱۵۰
	مزید ۵/- روپے سالانہ تا زندگی ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے	
۱۱ -	" حمید الدین صاحب	.. — ۴۷
۱۲ -	" مستری سلطان احمد صاحب	.. — ۵۰
۱۳ -	" " عبد الغنی صاحب	.. — ۳۰
۱۴ -	" عبد الوحید خان صاحب	.. — ۲۵
۱۵ -	" ملک نذیر احمد صاحب	.. — ۳۰
۱۶ -	" چوہدری بشیر احمد صاحب	.. — ۱۵
۱۷ -	" صوبیدار محمد افضل خان صاحب	.. — ۱۰
۱۸ -	" غلام احمد خان صاحب	.. — ۱۰
۱۹ -	" فضل الٰہی صاحب ڈار	.. — ۱۰۰
۲۰ -	" ماسٹر عبد الکریم صاحب	.. — ۱۰۰
۲۱ -	" ملک کرم الٰہی خان صاحب	.. — ۱۰۰۰
۲۲ -	" حاجی عبد الکریم صاحب	- — ۱۰۰
۲۳ -	" خان ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب مرحوم	.. — ۱۰۰
۲۴ -	محترمہ آصفہ محمودہ صاحبہ اہلیہ ملک عطا محمد صاحب	— ۱۱۰
۲۵ -	" ملک عطا محمد صاحب	.. — ۱۶۰
۲۶ -	" عطیہ پروین صاحبہ بنت نواب الدین صاحب	.. — ۷
۲۷ -	" حکیم مظفر احمد صاحب	.. — ۲۵
۲۸ -	" خان شمس الحق خان صاحب	.. — ۵۰
۲۹ -	محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اہلیہ خان شمس الحق خان صاحب	.. — ۵۰
۳۰ -	" سید قربان حسین شاہ صاحب	.. — ۳۳۳
۳۱ -	مکرم عزیز الرحمان صاحب	۵۰ — ۱۳
۳۲ -	" خلیفہ نعیم احمد صاحب	.. — ۲۵
۳۳ -	محترمہ آصفہ اکبر صاحبہ	.. — ۵۰
۳۴ -	" صدیقہ اعوان صاحبہ	.. — ۵۰
۳۵ -	" چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	.. — ۱۰
۳۶ -	محترمہ انور بیگم صاحبہ اہلیہ قاضی حبیب الدین احمد صاحب	— ۳۰۰
۳۷ -	مکرم حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری	.. — ۱۰۰

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا ایک جلسہ

نمایاں کام کرنیوالے حلقوں میں انعامات کی تقسیم

ربوہ ۲۵ اخاء۔ کل بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے گذشتہ سال کی کارگذاری کے لحاظ سے جملہ لجنات میں سے اوّل پوزیشن حاصل کرنے کی خوشی میں ایک خاص جلسہ منعقد کیا۔ جس میں اس غیر معمولی کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا گیا اور نئے سال میں پہلے سے زیادہ شوق اور جذبہ کے ساتھ کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا گیا

یہ جلسہ کل بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت و نظم کے بعد محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ نے تقریر کرتے ہوئے مقامی لجنہ اور ان کی عہدیداران کو اس کامیابی پر مبارک باد دی اور آئندہ زیادہ محنت اور توجہ سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور بعض اہم تربیتی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ممبرات کے تعاون کے ساتھ ہی ہم مجوزہ پروگرام پر کامیابی سے عملدرآمد کر سکتی ہیں۔

اسکے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ربوہ کے مندرجہ ذیل حلقہ جات کو نمایاں کام کرنے پر انعامات عطا فرمائے:-

دار الصدر شرقی الف - اوّل
دار الرحمت غربی الف - دوم
دار الرحمت وسطی الف و دار الصدر غربی الف سوم

آخر میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے آنے والے رمضان المبارک کی برکات کو حاصل کرنے اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنی خدمات پیش کرنے اور نیک نمونہ دکھانے کی طرف توجہ دلائی۔ اس سلسلے میں اس امر پر بھی خاص زور دیا کہ ربوہ کی صفائی اور مساجد کے احترام کو قائم رکھنا ربوہ کی مستورات کی خاص ذمہ داری ہے۔ بالآخر دعا پر یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

تبصرہ — نماز مترجم

(مرتبہ: ماسٹر حمید احمد صاحب سنیاسی)

طبع چہارم: تعداد اشاعت چار ہزار۔ قیمت فی نسخہ: سفید کاغذ ۵۰ پیسے نیوز پرنٹ ۲۵ پیسے۔ الناشر: مکتبہ نفع عام۔ ربوہ

(زیر نظر کتابچہ میں اس سے قبل ازیں دسمبر ۱۹۶۲ء سے اکتوبر ۱۹۶۶ء تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں)

مکمل نماز اور ضروری دعاؤں کا آسان زبان میں ترجمہ درج کیا گیا ہے اور ضروری مسائل بھی عام فہم انداز میں بیان کئے گئے ہیں خاص طور پر بچوں کو نماز باترجمہ سکھانے اور دعائیں یاد کرانے کے لحاظ سے یہ کتابچہ بہت مفید ہے۔ مرتب نے یہ کتابچہ مرتب کر کے فی الحقیقت ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ امید ہے احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر اس سے استفادہ کریں گے۔

نمبر شمار	اسماء معطیان	ادائیگی
۳۸ -	مکرم میاں عبد القیوم صاحب ایم۔اے	.. — ۶۹
۳۹ -	محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ممتاز احمد صاحب	— ۳۰
۴۰ -	" پروین صاحبہ بنت ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب مرحوم	
	ایک چوڑی طلائی	.. — ۹۸
۴۱ -	ہومیو ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب	.. — ۱۰
۴۲ -	محترمہ رشیدہ صاحبہ بنت عبد القیوم صاحب دو عدد بالیاں طلائی دیتی	.. — ۴۳
۴۳ -	مکرم حاجی شیخ محمد یعقوب صاحب	- — ۱۰
۴۴ -	کیپٹن راجہ محمد اسلم صاحب	.. — ۳۰۰
۴۵ -	مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب میڈیکل مشنری گیمبیا	.. — ۳۰۰
۴۶ -	" ڈاکٹر عبد الباسط صاحب	.. — ۴۰
۴۷ -	" چوہدری محمد اسلم صاحب	.. — ۱۰۰
۴۸ -	" ملک اعجاز احمد صاحب	.. — ۲۵
۴۹ -	" مولوی رحمت اللہ خان صاحب مربی	.. — ۵۰
۵۰ -	" عبد الباری صاحب	.. — ۲۰

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن مخلصین کو مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۱۶ ۔ محترم نواب میاں عباس احمد خان صاحب لاہور ۔۔ ۔۔۔ ۷۰۰ روپے
۲۱۷ مکرم شیخ عبدالماجد صاحب ایم اے جیکب آباد ۔۔ ۔۔۔ ۴۷۰ روپے
۲۱۸ ۔ شیخ مبارک احمد صاحب نیاچہ سرگودہا ۔۔ ۔۔۔ ۵۰۰ روپے
۲۱۹ ۔ لفٹنٹ محمد اشرف صاحب سیالکوٹ چھاونی ۔۔ ۔۔۔ ۳۰۰ روپے
۲۲۰ جماعت احمدیہ ادرحمہ ضلع سرگودہا ۔۔ ۔۔۔ ۱۳۲۱ روپے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

صدر صاحبان، موصیان و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

نظارت بہشتی مقبرہ کو موصیوں کے ریکارڈ کو جماعت وار ترتیب دینے کے لئے ہر جماعت کے موصی صاحبان (حصہ آمد و جائیداد) کی فہرست مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ درکار ہے۔

نمبر شمار	نام موصی یا موصیہ	ولدیت یا زوجیت	نمبر وصیت	مکمل پتہ

صدر صاحبان موصیان و سیکرٹریان مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دفتر ہذا کو مطلوبہ فہرست مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۴۷ ہش (مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء) تک مہیا فرما کر مشکور فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تحریک جدید میں حصہ نہ لینا بدقسمتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔
"جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں۔ ان کی بدنصیبی ہوگی پس ہر وہ شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"
اس ارشاد کی روشنی میں جملہ افراد جماعت اپنا محاسبہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو خوش قسمت بنائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین

دسمبر ۱۹۶۸ء

انشاء اللہ ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فتح کو منعقد ہوگا تمام احمدی بہنوں سے درخواست ہے کہ انتظامات جلسہ سالانہ اور پروگرام جلسہ سالانہ کو بہتر بنانے کے لئے اپنے مفید مشورہ جات سے جلد از جلد آگاہ کریں۔
نیز جو بہنیں جلسہ سالانہ کے پروگرام میں حصہ لینا چاہیں یا انتظامات میں تو اپنے نام جلد سے جلد بھجوا دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

۱۵۴

ملک و قوم کی نمایاں خدمت کرنے والا دوا ساز ادارہ

دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ

صحت کی ضامن شہرۂ آفاق ادویات سے آپ کی جملہ طبی ضروریات کو پورا کرتا ہے۔
ہر قسم کا طبی مشورہ مفت حاصل کریں۔
منیجر۔ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

مجاہد چیدہ میجر حمید احمد صاحب کلیم

حال نواز آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) فرماتے ہیں:۔
"میں نے ... "پائلز کیور" کورس (معہ اسپیشل ایکس) استعمال کرایا ... پہلے کیپسول سے غیر معمولی افاقہ ہوا اور چار دن کیپسول کھانے کے بعد سو فیصدی آرام آگیا"
قیمت مکمل کورس (چار کیپسول، ایک ٹیوب) بذریعہ ڈاک ۵۰ / ۱۱ روپے
کیور یٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ۔

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔
"اس وقت چونکہ سلسلہ کو بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہو وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں۔ اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بیچی ہو اور آئندہ کوئی اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو۔ اس کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں رکھا ہوا ہے سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے۔"
احباب کرام سے التماس ہے کہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کی اہمیت اور افادیت اور ترقی کے پیش نظر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر کے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کریں۔ جزاکم اللہ۔

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے خالو مکرم قریشی بالو خان صاحب آف چک ۲۳۰۔ آر۔ بی۔ چوہلہ ضلع لائل پور بعارضہ دل صاحب فراش ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم خالو جان کو اپنے فضل سے شفا بخشے۔ اور کام کرنے والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔ (خاکسار محمد انور خان عابد۔ گوجرانوالہ)

۲۔ محترم حاجی محمد فاضل صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے کی بینائی دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بھی صحابیہ ہیں اور اکثر بیمار رہتی ہیں احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ (ہدایت احمد کاتب الفضل ربوہ)

انصار اللہ کا تیرھواں سالانہ اجتماع

(بقیہ صفحہ اوّل)

اور نیا بت میں ہر زمانہ میں تجدید دین کا فریضہ ادا کرنے والے علماء ربّانی پیدا ہوتے چلے جائیں گے اور خلافتِ راشدہ کی برکت کے طفیل کوئی زمانہ بھی ایسے مجددین سے خالی نہیں ہوگا تو احباب خلافتِ راشدہ کی عظمت وجلالتِ شان اور بہ پیرایہ جدید اس کی عظیم الشان برکات کے تازہ عرفان پر فرطِ مسرت سے جھوم اٹھے اور ان پر احتزاز کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

پھر ان ہزاروں احباب کو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اقتداء میں اجتماعی دعاؤں کے متعدد انمول مواقع بھی میسّر آئے۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہیں ۲۶ر اخاء کی شام کو بیک وقت حضور کی معیّت میں کھانا تناول کرنے کا خصوصی شرف بھی حاصل ہوا۔ حضور کی معیّت میں اس اجتماعی کھانے کا اہتمام مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے محترم جناب سیّد داؤد احمد صاحب منتظم خوراک نے "ایوانِ محمود" کے وسیع وعریض ہال میں بکمال نظم وضبط اور سادگی و نظافت کے ساتھ کیا۔ اس طرح خاص اس اجتماع کے موقع پر بیرونجات سے تشریف لانے والے سب احباب بیک وقت ایک ہی دسترخوان پر اپنے آقا کے ساتھ شریکِ طعام ہونے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰالِكَ۔

ذکرِ حبیبؑ کی پُر کیف مجالس

احباب کو پنجگانہ نمازوں اور بالالتزام ادا کی جانے والی نمازِ تہجد نیز قرآنِ مجید، احادیثِ نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُر معارف درسوں اور اہم علمی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر کے دوران دن اور رات جاری رہنے والے انفرادی اور اجتماعی ذکرِ الٰہی میں شریک ہونے کے علاوہ علی الخصوص ذکرِ حبیب علیہ السلام کی، اُن دو پُر معارف مجالس سے بھی فیضیاب ہونے کی سعادت میسّر آئی جو ۲۶ر اور ۲۷ر اخاء کی صبح کو نمازِ فجر کے بعد منعقد ہوئیں اور جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض صحابہ اور علماء سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ علی الخصوص حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی رقم فرمودہ روایات جو آپ نے علالتِ طبع کے باوجود خاص اجتماع کے موقع پر سُنانے کے لئے مرحمت فرمائیں۔ احباب کے لئے ازحد ازدیادِ ایمان اور روحانی کیف وسرور کا باعث ہوئیں۔

صحابۂ مسیح موعودؑ کی سیرۃ وکردار

اجتماع کی ایک اور عظیم الشان برکت کے طور پر احباب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابہؓ کی سیرۃ وکردار کی ایک مسحور کُن جھلک دیکھنے کا بھی انمول موقع میسّر آیا۔ اجتماع کا آٹھواں اور آخری اجلاس صحابۂ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذکرِ الٰہی نوافل کی کثرت، انابت الی اللہ کے ذوق وشوق، حضرت رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عشق، سلسلہ کے ساتھ اخلاص، خدمتِ دین کی تڑپ، جانی ومالی قربانیوں، انکسار و اطاعت شعاری، نظامِ سلسلہ کے احترام، فرض شناسی، دیانت وامانت کے بلند معیار، ایفائے عہد، راست گفتاری وصداقت شعاری، مہمان نوازی، ایثار اور ہمدردی خلائق نیز امام وقت کے ساتھ گہری وابستگی اور دلی محبت کا ذکر کرکے اس تعلق میں نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ احباب نے ان ایمان افروز واقعات کو خاص سوز وگداز کے عالم میں سُنا اس طرح انہیں خود اپنے نفسوں کا محاسبہ کرنے اور اپنے دلوں کو خدمتِ اسلام کے نئے جوش اور نئے ولولوں سے ہمکنار کرنے کا موقع ملا۔

ان اذکارِ مقدس کے معاً بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے مسحور کُن اختتامی خطاب نے احباب پر ایسا وارفتگی کا عالم طاری کیا کہ گویا انہیں ایک اور ... ہی عالم میں پہنچا دیا۔ اِس طرح وہ مسلسل تین روز تک دن اور رات ذکرِ الٰہی اور دعاؤں میں مصروف رہ کر اور علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھر کر اور روحانی نعمتوں سے مالا مال ہو کر خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔ (اجتماع کی اجلاس وار مختصر روداد آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)۔

درخواستِ دعا

عزیزم حمید الدین کو چند یوم سے بخار آتا ہے اور پرسوں سے گردن میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سید داود احمد خوشنویس ربوہ

ربوہ میں یوم انقلاب کی تقریبات

(بقیہ صفحہ اوّل)

تحریکِ جدید کی عمارتوں پر علمِ پاکستان لہرایا گیا نیز رات کو مسجد مبارک، مسجد دارالرحمت شرقی، دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفاتر تحریکِ جدید، دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ، دفتر ٹاؤن کمیٹی اور دیگر اہم عمارتوں پر بجلی کے رنگ برنگ قمقموں سے چراغاں کیا گیا۔ اِس کے علاوہ محلہ جات میں بعض لوگوں نے اپنی استطاعت کے مطابق اپنے مکانات پر بجلی کے قمقموں اور موم بتیوں وغیرہ سے چراغاں کا اہتمام کیا۔ رحمت بازار اور گولبازار کے دکانداروں نے بھی چراغاں میں حصّہ لیا۔ ہر دو بازاروں میں روشنی کے اہتمام کے لحاظ سے خورشید یونانی دواخانہ گولبازار اور مولوی نذیر احمد صاحب حلوائی رحمت بازار اوّل نیز حمید جنرل سٹور گولبازار اور چوہدری معراج الدین صاحب جاوید برادرز رحمت بازار دوم قرار پائے۔

۲۸ر اکتوبر کو ربوہ کے دفاتر اور جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

جلسہ تقسیم انعامات

نُصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

نصرت گرلز ہائی سکول کا جلسہ تقسیم انعامات ۳۰ر اکتوبر بروز بدھ صبح ۹ بجے منعقد ہو رہا ہے۔ اسی روز جلسہ ختم ہونے کے بعد سکول میں "اولڈ سٹوڈنٹس ڈے" منایا جا رہا ہے۔ طالبات قدیم زیادہ سے زیادہ شامل ہونے کی کوشش کریں۔ شامل ہونیوالی طالبات فی طالبہ ۳ روپے ساتھ لائیں۔ (نوٹ) تین سال سے کم عمر کے بچوں کو ہمراہ نہ لائیں۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ)

ولادت

مؤرخہ ۲۰ر ستمبر ۱۹۶۸ء کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام حامد احمد محمود تجویز فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک، خادمِ دین، بابرکت عمر والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

شریف احمد ڈیرہ دوی
کرونڈی ضلع خیرپور

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جو پشت ہا پشت سے آپ کی اور آپ کے خاندان کی امانت اور دیانت سے مسلسل خدمت کرتا رہا ہے آپ کا جانا پہچانا اور آزمایا ہوا ہے۔

آج اس کی دس ہزار ۱۰۰۰۰ سے زیادہ شاخیں بڑے بڑے شہروں کے علاوہ چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی آپ کی خدمت کے لئے موجود ہیں۔

آپ کے سیونگ اکاؤنٹ پر پوسٹ آفس سیونگ بینک ۵٪ سالانہ منافع دیتا ہے جو ملک کے تمام بینکوں کی شرح منافع سے زیادہ ہے علاوہ ازیں اس پر حاصل شدہ ... کا تمام منافع انکم ٹیکس سے بری ہے۔

آج ہی صرف دو روپیہ سے سیونگ کا کھاتہ کھلوایئے

آپ سب کا بینک
پوسٹ آفس سیونگ بینک

ہر بستی ہر شہر میں خدمت کو موجود

PRESTIGE D.P.P.407/104